ذاکر نائک مذہبی بحران پیدا کرنے کی راہ پر

از: مولانا مدثر احمد قاسمی
(استاذ مرکز المعارف ممبئی)

تعمیری اقدامات کی ہمیشہ قدر کیجاتی ہے اور دانشور طبقہ ہی نہیں بلکہ ہر خاص و عام مرد و عورت اس کا خیر مقدم کرتے ہیں، لیکن جب تعمیر کے نام پر تخریبی نظریات پیش کئے جاتے ہیں تو پانی گدلا ہو جاتا ہے۔ حق سے انحراف زیادہ دن تک پوشیدہ نہیں رہ سکتا، اور جب اس کا انکشاف ہوتا ہے تو یہی چیز ان لوگوں کے لئے ایک لعنت بن جاتی ہے جو اس کو تعمیری کام باور کراتے ہوتے ہیں۔

آج کل روز مرہ کے معاملات، مثلاً تجارت، سیاست اور زندگی کے دوسرے میدانوں میں دھوکہ دہی اور مکر و فریب ہر طرف عام ہے۔ یہ بھی معلوم ہے کہ کچھ لوگ جو فریب کاری میں ماہر ہیں، وہ جان بوجھ کر عیاری اور چالاکی سے دنیاوی فوائد حاصل کرنا چاہتے ہیں، لیکن انسانی تاریخ میں یہ بھی حقیقت ہے کہ مذہب کے نام پر لوگوں کا ایک بڑا طبقہ لمبے عرصہ تک دھوکہ میں نہیں رہا ہے، گرچہ بہت سے نام نہاد مجدد اور مصلح قوم پیدا ہوئے جنہوں نے معصوم لوگوں کو اپنے جال میں پھنسایا لیکن ہمیشہ ایسے لوگوں کو حق کے حامیین کی طرف سے منہ توڑ جواب ملا۔ ان کے ریت کے قلعے خود بخود زمیں بوس ہو گئے اور یہ لوگ اپنے ہی ملبے میں دفن ہو کر رہ گئے۔

اس تحریر کا اصل مقصد ایک ایسی حقیقت کا انکشاف ہے جس کو نہ یہ کہ صرف عام لوگ بلکہ خواص اور علماء دین بھی نظر انداز کر رہے ہیں۔ جس کا نام ہے **'ذاکر نائک دین میں بحران پیدا کرنے کی کوشش میں'**

ڈاکٹر ذاکر نائک کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے قرآن مجید کی بہت ساری آیات کی تفسیر میں اپنی ذاتی تفسیر پیش کی ہے۔ کیا اس غلط تفسیر سے وہ اپنے سامعین کو مطمئن کرنا چاہتے ہیں؟ ایسا انہوں نے بار بار کیا ہے۔ مثلاً ایک موقع پر ان سے پوچھا گیا کہ مردوں کو جنت میں حور ملیں گی تو عورتوں کو کیا ملے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ عورتوں کو مذکر حور ملیں گے۔ یہ صرف غلطی نہیں بلکہ فحش غلطی ہے۔ جس آیت میں اس امر کا ذکر ہے اس کے سیاق و سباق سے یہ ثابت ہے کہ حور صرف اور صرف عورتیں ہی ہوں گی۔ پورے ذخیرہء احادیث میں ایک بھی جزء ایسا نہیں ہے جس سے اُس کی رائے کی تصدیق ہوتی ہو۔

آپ ان احادیث نبوی ﷺ کا کیا کریں گے جن میں عورتوں کے لئے یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ وہ جنت میں اپنے شوہروں کے ساتھ رہیں گی؟

ہر پڑھا لکھا شخص پڑھ کر قرآن کی تفسیر کو سمجھ سکتا ہے، لیکن ظاہر ہے اپنی ذاتی رائے سے تفسیر کرنا ایک الگ امر ہے۔ مفسّر بننے کے لئے ۱۷/ قسم کے دینی علوم حاصل کرنا ضروری ہے۔ ڈاکٹر ذاکر نائک نے ان ۱۷/ میں سے کتنے علوم حاصل کئے ہیں؟

یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ برّ صغیر ہند میں عورتوں کے دینی اور عائلی امور کی بنیادی معلومات کے لئے سب سے زیادہ مفید کتاب **'بہشتی زیور'** ہے جو ایک مایہ ناز اور عالمی شہرت یافتہ دیوبندی عالم کی تصنیف کردہ ہے جن کو حکیم الامت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جن کی کم و بیش ایک ہزار تصانیف پورے عالم میں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر شخص جو تعصب اور جانبداری سے پاک ہو اس حقیقت کو سمجھ سکتا ہے۔

بہشتی زیور ایک ایسی کتاب ہے جس میں عورتوں کے لئے پیدائش سے لیکر موت تک کے تمام ضروری امور، کام کے طریقے اور ہنر کو بیان کیا گیا ہے۔ برّ صغیر ہند میں یہ بھی رواج ہے کہ لوگ اپنی لڑکیوں کو جہیز میں قرآن مجید کے ساتھ بہشتی زیور دیتے ہیں۔ ڈاکٹر ذاکر نائک اور ان کے حامیین اس کتاب کو اتنا برا بھلا کہتے ہیں کہ جسکو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

تبلیغی جماعت دنیا کی سب سے پُر امن تحریک ہے۔ پوری دنیا میں اس نے اپنے اصلاحِ اعمال سے امت مسلمہ کے اندر ایک بڑی تبدیلی پیدا کی ہے۔ تبلیغی جماعت میں لوگ روزانہ پابندی سے ایک کتاب پڑھتے ہیں جس کا نام ہے **'فضائل اعمال'** مصنفہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ۔ اس کتاب میں بہت ساری قرآنی آیات اور احادیث مع تشریح کے لکھی ہوئی ہیں۔ ڈاکٹر ذاکر نائک اور اس کے رفقاء پورے طور پر اس کتاب کے خلاف ہیں؛ ان کا کہنا ہے کہ اس کتاب کی بنیاد غلط قیاس یا بہت کمزور احادیث پر ہے۔

سوال یہ ہے کہ دینی معاملات میں شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ زیادہ علم رکھتے ہیں یا خود ساختہ ڈاکٹر ذاکر نائک؟ شیخ الحدیثؒ ایک ایسے شخص تھے جنکو عرب اور غیر عرب سب لوگ حدیث کے سلسلے میں ان کو ایک مستند عالم گردانتے تھے؛ جبکہ ذاکر نائک کا جو مقام ہے اس سے ہر شخص واقف ہے کہ یہ شخص تو قرآن مجید کی چند آیات بھی صحیح تلفظ کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا۔

زیارتِ قبور یا مزار، ایصالِ ثواب اور تصوف وغیرہ سب ذاکر نائک کے مذہب میں بدعات اور غیر اسلامی چیزیں ہیں۔ اگر کوئی کسی پیر کا مرید ہے تو 'ذاکری مذہب' میں اس کو ایسا سمجھا جاتا ہے گویا اس نے شرک جیسا کوئی گناہ کر لیا ہے۔

اس طرح کے اور بھی بہت سے مسائل ہیں جن میں ڈاکٹر ذاکر نائک کا علماء کرام سے اختلاف ہے۔ ہم نہیں چاہتے اور نہ ہی ان تمام مسائل پر ہم میگزین کے ان محدود صفحات میں تبصرے کر سکتے ہیں۔ دیوبندی علماء کے علاوہ، بریلوی اور شیعہ جماعتوں کو بھی ڈاکٹر ذاکر نائک نے اپنے غیر ذمہ دارانہ تبصروں سے ناراض کیا ہے۔

ایک عرب عالم ابو عبدالرحمٰن یحییٰ نے اپنی کتاب 'ذاکر الہندی' میں ذاکر نائک کے نظریات سے اپنا عدمِ اتفاق ذکر کیا ہے۔

علماء کی ایک کثیر تعداد ڈاکٹر ذاکر نائک اور ان کے رفقاء کی مخالفت کرتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ تبلیغِ اسلام کے بجائے اپنے ذاتی نظریات و رجحانات کو عام کرنے کے لئے کچھ مخصوص مذہبی جماعتوں کو نشانہ بناتے ہیں، یہ لوگ بالکل نہیں چاہتے کہ مدارس والے مسلمانوں سے زکوٰۃ وصول کریں۔ اس کے برخلاف، یہ لوگ زکوٰۃ کے پیسے اپنے انگلش میڈیم اسکول چلانے کے لئے استعمال کرتے ہیں، جس میں ہزاروں روپئے ان بچوں سے وصول کئے جاتے ہیں جو بچے عام طور پر اچھے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیا یہ لوگ اس طرح زکوٰۃ کے ساتھ انصاف کر رہے ہیں؟

اس سال بھی درجنوں علماء کو جن میں بڑے بڑے نام شامل ہیں، ڈاکٹر ذاکر نائک کے 'عالمی انٹر نیشنل پیس کانفرنس' منعقدہ ۳۱-۲۲/اکتوبر ۲۰۱۰ میں دعوت دی گئی تھی۔ کچھ لوگوں نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی موقع کو غنیمت جان کر بخوشی اس کو قبول کر لیا، جبکہ کچھ لوگوں نے شرکت سے معذرت کر دی، 'ہم اس کے اسٹیج کو استعمال کریں گے اور دور دراز کے لوگوں تک پہونچیں گے' جس سے پتہ چلے کہ یہی لوگ حقیقی مصلحت بین ہیں۔ جبکہ دوسری جماعت نے ذاکر نائک کی چاپلوسی سے انکار کیا اور اس کی نمائش میں نہ جانے کو ترجیح دی۔

کسی متنازع شخص کی حمایت کرنا خود اس کے تنازع کی تائید کرنا ہے جو کہ روحِ اسلام کے خلاف ہے۔ نیک علماء سے یہی امید کیجاتی ہے کہ وہ ایسے مخصوص راستوں اور طریقوں کو اختیار کریں جو اسلام میں مستحب اور پسندیدہ ہوں، نہ کہ ان عام طریقوں کو جو کہ صرف مباح ہوں۔ اکثر بڑے بڑے علماء کرام جن کے چاہنے والے اندرون ملک یا بیرون میں ہیں، انہوں نے اب تک ذاکر نائک کے اسٹیج سے اپنے کو بہت دور رکھا ہے۔ مستقبل میں ان کا عمل کیا ہوگا یہ کہنا مشکل ہے۔

بلاشبہ ہر شخص کو ذاتی آزادی ہے کہ وہ خود فیصلہ کرے کہ اس کو کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا ہے، کہاں جانا ہے اور کہاں نہیں جانا ہے، اور کیا کہنا ہے اور کیا نہیں کہنا ہے۔ لیکن ایسا شخص جس کا تعلق عوام سے ہو اس کی پسند اور ناپسند سے دوسروں پر اثر پڑتا ہے۔ جو لوگ نمونہ ہیں ان پر دوہری ذمہ داری ہوتی ہے، ایک اپنی ذاتی اور دوسری عوامی۔

ڈاکٹر ذاکر نائک نے بھرپور کوشش کی کہ وہ اپنے پروگرام میں ایسے علماء کو جمع کرے جن کے چاہنے والے زیادہ ہوں۔ آج تک جن لوگوں نے ذاکر نائک سے دوری برقرار رکھی ہے اور اس کی روشن کرنوں سے دور رہنا پسند کیا ہے ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: مولانا سید رابع حسن ندوی (صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ، متہم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)، مولانا محمد سالم قاسمی (نائب صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ، متہم دارالعلوم وقف دیوبند)، مولانا سید محمود مدنی (ایم پی، قائدِ جمعیۃ علماء ہند)، مولانا بدرالدین اجمل (ایم پی، رکنِ شوریٰ دارالعلوم دیوبند)، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی (جنرل سکریٹری آل انڈیا فقہ اکیڈمی، متہم المعہد العالی حیدرآباد)، مولانا کلیم صدیقی، مولانا سجاد نعمانی، اور مولانا عبدالعلیم فاروقی۔

وہ لوگ جنھوں نے اپنی شہرت اور عوامی ذمہ داری کو داؤ پر لگایا اور ذاکر نائک کے تبلیغ اور ہائی فائی اسٹائل کے سامنے خم ہوئے ان کے نام یہ ہیں: مولانا غلام محمد وستانوی (رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند، متہم جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا)، مولانا سید سلمان حسینی ندوی (استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)، اور کچھ

دوسرے جن کی مقامی سطح پر کچھ شہرت تھی۔ ان لوگوں نے اپنے دینی مسلک سے مصالحت کی اور ان اداروں کے تقدس کو پامال کیا جن سے یہ لوگ منسلک ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے لئے عالمی شہرت یافتہ مراکز دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ ذاکر نائک کی ان تمام باتوں کی حمایت نہیں کرتے جن کی وہ تبلیغ کرتا ہے یا جو اس کا عقیدہ ہے۔ ان علماء کے پاس ڈاکٹر ذاکر نائک کے مشہور کرتب کا حصہ بننے کے لئے کیا حیلے ہیں، یہ بات ان کے چاہنے والوں کے بیچ ایک معمہ بنی ہوئی ہے۔

ممبئی میں ابنائے دیوبند و ندوۃ العلماء کی ایک کمیٹی 'انجمنِ اہل السنۃ والجماعۃ' نے، جس کے عظیم مقاصد میں اسلام کی اندرونی پاکیزگی کی حفاظت کے لئے کام کرنا شامل ہے، اور جس کے کئی ہزار ممبر ہیں جن میں اکثر ممبئی کے مدارس کے اساتذہ، ائمہ ء مساجد، اور دیگر علماء کرام ہیں، ان علماء کرام سے جو مدعو تھے بار بار یہ درخواست کی کہ ذاکر نائک کے 'انٹر نیشنل پیس کانفرنس' میں شرکت نہ کریں۔ انجمن اور اس کے کارندوں نے اپنی درخواست میں اس کے وجوہات بھی واضح طور پر لکھدی تھی، اور مسلمانوں کے درمیان ذاکر نائک کے مقام اور اس کی متنازع حیثیت کو لیکر کچھ لوگوں سے بات بھی کی تھی۔

اس کے باوجود چند علماء کرام نے جو اوپر مذکور ہوئے اس درخواست کو نظر انداز کر دیا اور ذاکر نائک کے پُر فریب پروگرام کا حصہ بننے کا فیصلہ کر لیا۔ اگر کوئی انجانے میں غلط کام کرے تو ممکن ہے اس کو شمار نہ کیا جائے، لیکن جاننے کے بعد غلط کام کرنا حقیقت کے خلاف بغاوت ہے۔

مولانا وستانوی کا نام ہے اور شہرت ہے، وہ بہت سارے کام کر رہے ہیں، پھر وہ ذاکر نائک کی پر کشش دنیا میں کیوں آئے؟ دارالعلوم دیوبند نے اپنے آن لائن فتاویٰ ویب سائٹ پر ذاکر نائک کے اسلام کی غلط تشریح کے خلاف ایک فتوی شائع کیا ہے اور لوگوں کو اس کے پروگراموں میں شرکت سے روکا ہے۔ ہزاروں ابنائے دارالعلوم دیوبند اور خیر خواہان کے ذہنوں میں ایک سوال ہے کہ آخر کیوں کوئی رکن شوریٰ دیوبند کے فتویٰ کے خلاف جا سکتا ہے۔ کیا ان کے اس غلط اقدام کے بعد دارالعلوم دیوبند کے ممبرانِ شوریٰ میں ان کو باقی رکھا جائے گا، یہ ایک سوال ہے جس کے جواب کا لوگوں کو انتظار ہے۔

ذاکر نائک ایک میڈیکل ڈاکٹر ہے، ممبئی کے کارپوریٹ دنیا میں اس کی پرورش ہوئی ہے، اس کو اچھی طرح معلوم ہے کہ دینی تبلیغ کے ذریعہ کس طرح اپنی تجارت کو فروغ دینا ہے۔ بابا رام دیو جو ہندؤوں میں کافی مشہور ہے اور اپنے یوگا کو عام کرنے میں انتظامی مہارت کا خوب استعمال کرتا ہے۔ اسی طرح ذاکر عبدالکریم نائک مسلمانوں کے ایک طبقہ میں اپنی انتظامی مہارت کی وجہ سے اپنی رٹی پٹی انگلش تقریروں کے لئے مشہور ہے۔

مسلمانوں کی ایک جماعت ایسا محسوس کر رہی ہے کہ ذاکر نائک ایک نئے فرقہ کو جنم دینے والا ہے۔ وہ رفتہ رفتہ ہندوستانی مسلمانوں کے لئے ایک مسئلہ بن رہا ہے۔ تقابل ادیان کے ماہر اور مبلّغ مولانا سجّاد نعمانی نے ڈاکٹر ذاکر نائک کو ایک 'خودرَو گھاس' قرار دیا جو ایک قسم کی گھاس ہے جو موسمِ برسات میں اُگتی ہے اور بعد میں کھیتی کے ایام میں خود بخود غائب ہو جاتی ہے۔

مولانا محمود احمد خان دریابادی جنرل سکریٹری آف آل انڈیا علماء کونسل نے کہا کہ "میرا خیال ہے کہ اب وقت آچکا ہے کہ ڈاکٹر ذاکر نائک کی تقریروں کو اجماعِ امت کے تقابل میں چیک کیا جائے، ورنہ ڈاکٹر نائک پوری امتِ مسلمہ کے لئے ایک نئی دشواری کھڑی کر سکتا ہے"۔

ماہنامہ 'ایسٹرن کریسنٹ' دسمبر ۲۰۱۰